جنرل مرزا اسلم بیگ*

تخلیق کائنات پر غور

کلام پاک نور ہدایت ہے علم کا خزانہ ہے۔ تخلیق کائنات سے متعلق جو ارشادات ربانی ہیں ان پر غور کریں تو حیرت انگیز انکشافات سامنے آئیں گے آگہی کے نئے نئے در کھلتے جائیں گے اور اللہ اور انسان کے درمیان قربت کا احساس دل کی دھڑکنوں میں سنائی دینے لگے گا۔ اور اس بات پر ہم غور کرنے پر مجبور ہوں گے کہ تخلیق کائنات سے متعلق مقصود الٰہی کیا ہے جس سے آگہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ جب کچھ بھی نہ تھا تو رب ذوالجلال ہی کی ذات ساری کائنات تھی اور انسان کا خیال دل یزداں میں جاگزین تھا جس کیلئے کائنات تخلیق کرنا مقصود تھا تاکہ اس کی تمام نعمتیں انسان کیلئے مسخر کر دی جائیں اور اس کا امتحان لیا جائے کہ کس طرح وہ راہ حق اختیار کرتا ہے اور مقصود الٰہی کو پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے (تمہارے لئے) آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں، کیا اس پر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔'' (السجدہ:۴)

''اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان میں ہے سب کو چھ دنوں میں بنا ڈالا اور ہمیں ذرا بھی تھکان نہیں ہوئی۔'' (ق:۳۸)

''اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ویسی ہی زمینیں جن میں اللہ کے احکام اترتے رہتے ہیں۔'' (الطلاق:۱۲)

''بیشک تمہارے پروردگار کا ایک دن تمہارے حساب کی رو سے ہزار سال کے برابر ہے'' (الحج:۴۷)

---

* سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان

اللہ تعالی نے زمان و مکان کے حوالے سے تخلیق کائنات کا عمل اور ترتیب تفصیل کیساتھ بیان فرمایا ہے:
آپ کہہ دیجئے کہ تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو اور اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دنوں میں زمین پیدا کر دی۔ سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں رہنے والوں کی غذاؤں کی تجویز بھی مقرر کر دی کل چار دنوں میں ۔ پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا جو دھواں تھا۔ پس آسمانوں اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آملو یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔ پس (باقی) دو دنوں میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اور وہاں کی دنیا کو اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی اور اس کی نگہبانی کی۔ یہ تدبیر اللہ غالب و دانا کی ہے۔(حم السجدہ:۹۔۱۲)

اہم بات یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے انسان کیلئے دنیا تخلیق کی دنیا جو کائنات کے مقابلے میں ایک ذرہ کے برابر ہے۔ اس کو بنانے میں دو دن لگے یعنی ہمارے دو ہزار سال اور اس دنیا کو انسان کیلئے اور اللہ کی تمام مخلوقات کیلئے قابل زیست بنانے اور سجانے میں مزید دو دن لگے دو اور دو چار ہزار سال اور باقی دو دنوں میں ساری کائنات تخلیق کر دی اور آسمان دنیا کو چاند اور ستاروں سے روشن کر دیا اور آسمانوں اور زمین کی تمام نعمتیں انسان کیلئے مسخر کر دیں۔ آسمان دنیا پہلا آسمان ہے جس کی وسعتوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اسکے آگے چھ آسمان اور ایسی ہی زمینیں بھی ہیں۔ کائنات کی وسعتیں ہزاروں نوری سال پر محیط ہیں اور یہ کائنات انتہائی رفتار سے اپنے مرکز یعنی رب ذوالجلال کی جانب سمٹتی جا رہی ہے۔

انسانی تحقیق کے مطابق تخلیق کائنات کا عمل آج سے 14.4 ارب سال پہلے واقع ہوا جسے ہم Big Bang کہتے ہیں۔ جب کہ حکمت ربانی کے تحت یہ کائنات چھ ہزار سالوں میں تخلیق کی گئی۔ پھر آٹھ ارب سال تک یہ کائنات اللہ کے حکم سے بنتی رہی سنورتی رہی جہاں زندگی کے آثار نمایاں ہوئے اور مزید چھ ارب سال کی مدت میں زندگی نے انسان اور دوسری مخلوق کی شکل اختیار کی۔ یہاں تک کہ آج سے تقریبا ساٹھ لاکھ سال قبل انسان اپنے دو پیروں پر چلنے والا بن گیا۔ انسان کو مہذب اور باشعور بننے میں مزید کئی لاکھ سالوں کی مدت درکار تھی تا کہ وہ احکامات خداوندی کو سمجھ سکے۔ یہ مدت بڑی اہم ہے کیونکہ یہ وہ مقام آ گہی ہے جب اللہ تعالی نے لاتعداد پیغمبر اور نبی بھیجے جو انسانوں تک اللہ کی ہدایت پہنچاتے رہے۔ اسی عرصے میں اللہ تعالی نے حضرت آدم و حوا کو دنیا میں اپنا نائب بنا کر نازل فرمایا اور تخلیق کائنات کا پہلا مقصد پورا ہوا جو انسان کی عظمت کی دلیل ہے۔

اللہ تعالی نے انسان کو مٹی سے اپنے ہاتھوں سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونک دی۔ علم عطا کیا

اور وہ مقام عطا کیا جو صرف اللہ کی ذات کیلئے ہے یعنی اپنی ہی تخلیق کو معبود کا درجہ عطا کیا۔ فرشتوں اور جنات کو حکم دیا کہ سجدہ کرو۔ ابلیس نے انکار کیا فرشتوں نے عرض کی یا رب ہم دن رات آپ کی عبادت کرتے ہیں ہر حکم بجالاتے ہیں اور تو انسان کو بااختیار بنا کر اور اپنا نائب مقرر کر کے دنیا میں بھیج رہا ہے وہ تو بڑا فتنہ پھیلائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری خدمات ناکافی ہیں۔ مجھے اس سے بھی آگے کچھ مقصود ہے۔ میں انسان کو اپنا بااختیار نائب بنا کر دنیا میں کیوں بھیج رہا ہوں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ (البقرۃ: ۳۰)

فرشتے اور جنات انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے۔ ابلیس نے نافرمانی کی اور تا قیامت انسانوں کو گمراہ کرنے کی اجازت مانگ لی۔

انسان ابھی رحم مادر میں ہوتا ہے کہ روح داخل ہوتی ہے اور اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے زندگی سانس لینے لگتی ہے۔ روح اللہ کی شان ہے (بنی اسرائیل: ۸۵) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں تمہارے اور دل کے درمیان حائل ہوں۔ (الانفال: ۲۴) یہی حقیقت ہے کہ ہمارے دل کی ہر دھڑکن حق حق پکارتی ہے۔ انسان کی تخلیق پر اللہ خود نازاں ہے کہ کیسی اچھی صورتیں بنائی ہیں۔ (التین: ۴) کیسی پاکیزہ صورتیں بنائی ہیں (التغابن: ۳) اور ہم ہیں کہ اپنے عمل و کردار سے اپنی صورتیں بگاڑ لی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بااختیار بنا کر اس دنیا میں ایک ایسے مقام (Choice Point) پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سے فلاح کے متعدد راستے نکلتے ہیں انسان کیلئے ان میں سے صرف صراط مستقیم کو منتخب کر کے اس پر چلنے کا امتحان ہے جس کیلئے روشن کتاب عطا کی جو نور ہدایت ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا کیا ہے جو مشعل راہ بھی ہیں اور نشان منزل بھی۔ انسان اللہ تعالیٰ کو دنیا کی تمام ذی روح سے زیادہ محبوب ہے۔ اس محبت کا تقاضہ ہے کہ انسان اس قربت کی اتھاہ گہرائیوں کو سمجھے اور ہر اس شے سے محبت کا سلیقہ اپنائے جو اللہ کی محبت سے عبارت ہے۔

خالق کائنات نے جہاں انسان کو اتنا عظیم شرف بخشا ہے وہاں اسے ایک بڑی مشکل امتحان میں بھی ڈال دیا ہے کہ وہ مقصود الٰہی کے حصول کیلئے راہ حق اختیار کرے جس کی تلاش کیلئے اللہ تعالیٰ نے بار بار ہم انسانوں کو آگاہ کیا ہے کہ اس عالی مقام تک پہنچنے کیلئے ہم نے تمہیں کان عطا کئے ہیں تم سنتے نہیں آنکھیں دی ہیں تم دیکھتے نہیں دل دیا ہے تم سوچتے نہیں۔ (الاعراف: ۱۷۹) اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ تمہیں دماغ عطا کیا ہے تم سوچتے نہیں پھر بھی ہم دل سے رجوع نہیں کرتے اگر ہم دل سے رجوع کرنے کا سلیقہ اپنا لیں تو راہ حق کو پا لینا مشکل نہ ہوگا۔ راہ حق کا راستہ حقوق اللہ حقوق العباد اور حقوق الارض کی منزلوں سے گذرتا ہے۔ جس نے یہ راستہ اختیار کیا اس نے مقصود الٰہی پا لیا۔

مندرجہ بالا تجزیئے سے بہت سے سوالات ذہن میں آتے ہیں۔ ان میں سے صرف چند سواالات درج ذیل ہیں کہ جن پر غور کرنا لازم ہے:

(۱) اس کرہ ارض کو بنانے اور سنوارنے میں اللہ تعالیٰ کے چھ ہزار سال لگے۔ یہ طویل مدت حکمت ربانی کی دلیل ہے۔ تخلیق کائنات کا یہ عمل Big Bang تو نہ ہوا؟

(۲) ہمارے دین کی بنیادیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ستونوں پر قائم ہیں جبکہ اس دنیا سے اللہ کی محبت اور مخصوص توجہ اس بات کی متقاضی ہے کہ ہمارے دین کا تیسرا ستون اگر حقوق الارض تسلیم کرلیا جائے تو کیا حق ادا ہو جائے گا؟

(۳) اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے اور ویسی ہی دنیائیں بھی جہاں اللہ تعالیٰ کے احکامات اترتے رہتے ہیں۔ کیا دوسری دنیاؤں میں ہماری دنیا کی طرح باشعور مخلوق موجود ہے جن پر اللہ کے احکامات اترتے ہیں؟

(۴) یہ دنیا جسے اللہ تعالیٰ نے اتنے پیار سے بنایا ہے اس سے ترک دنیا کیسے ممکن ہے جبکہ ہماری زندگی کا اصلوب یہ ہے کہ ہم اس دنیا ہی کے ہو کے نہ رہ جائیں اور حقوق الارض کی ذمہ داریوں سے بھی غافل نہ ہوں ۔ یہ کرہ ارض تمام اجسام عالم سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے خوبصورت ہے پرکشش ہے۔ کیا ترک دنیا کر کے ہمارا جینا کفران نعمت نہیں ہوگا؟

(۵) ہماری تحقیق یہ کہتی ہے کہ اس دنیا میں انسان موجود تھا جو لاکھوں سال کی ارتقائی منزلوں سے گذر کر باشعور انسان بنا کہ جسے اللہ کے احکامات ملنے لگے۔ کیا یہی وہ دور تھا جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کا نزول ہوا کہ جنہیں اللہ نے بعثت اور علم وحکمت عطا کی تھی۔ اس میں شک نہیں ہے کہ اللہ نے آدم وحوا کو اور اس دنیا میں پہلے سے موجود نسل انسانی کو ایک ہی مٹی سے بنایا لیکن مختلف ادوار میں یہ دو مختلف انسانی نسلیں تھیں کہ جن کے درمیان ہم آہنگی کیسے ممکن ہوئی اور پہچان ایک ہوئی جبکہ صرف رنگ ونسل مختلف ہیں۔ یہ سب کیسے ممکن ہوا؟

حقوق اللہ حقوق العباد اور حقوق الارض کی ادائیگی رضا الٰہی ہے اور مقصود الٰہی بھی ہے۔ یہی ہماری عارضی زندگی کا کٹھن سفر ہے جو اللہ انسان اور دنیا کی تمام محبتوں کی آماجگاہ ہے ایک اتھاہ سمندر کی مانند ہے جس کی گہرائیوں میں مقصود الٰہی کا گہر پنہاں ہے جسے پالینا ارتقائے آدمیت بھی ہے اور انسانیت بھی۔